Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Ph:+91-1872-220186, Fax: +91-1872-224186, Mob. +91-98154-94687, E-mail:ansarullahbharat@gmail.com

Ref/نمبر حوالہ ____________ Date/تاریخ ____________

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم اسوۂ جود وسخا کی روشنی میں آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ کا دل آویز تذکرہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19؍جون 2026ء (19؍احسان 1405 ھش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جُود وسخا کے حوالے سے بعض روایات پیش کروں گا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگا۔ آپؐ نے انہیں دیا۔ پھر انہوں نے مانگا اور آپؐ نے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا اور آپؐ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا: جو مال بھی میرے پاس ہوگا مَیں اسے ہرگز تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا۔ اور جو سوال سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اُسے بچائے گا اور جو دنیا کے مال سے بے نیاز ہونا چاہے گا اللہ تعالیٰ اُسے بے نیاز کردے گا اور جو اپنے نفس پر بوجھ ڈال کر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اُس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور مَیں ایک منہ زور اونٹ پر سوار تھا جو دوسری سواریوں سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ اسے روکتے اور ڈانٹتے تھے۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ مجھے قیمتاً دے دیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ آپؐ کا ہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ فروخت کردو۔ چنانچہ انہوں نے وہ اونٹ آپؐ کو فروخت کردیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمر! اب یہ اونٹ تمہارا ہے۔ اب اِس سے جو چاہو کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ تحفہ دینے کا بھی انداز ہے۔ پھر یہ بھی سمجھا دیا کہ یہ تو جانور ہے اگر سواریوں سے آگے بڑھ جاتا ہے تو کوئی بات نہیں اور اب تو یہ اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرید لیا تو اگر یہ دوسری سواریوں سے آگے بڑھے گا بھی تو یہی کہا جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونٹ ہی آگے بڑھا ہے۔

ایک غزوے میں حضرت جابرؓ کا اونٹ تھک گیا اور چلنے میں سست ہو گیا جس کی وجہ سے وہ لشکر سے پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے پاس آئے اور خیریت دریافت کی۔ جابرؓ نے اونٹ کی تھکاوٹ کا ذکر کیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کھونٹی سے اونٹ کو کھینچا اور فرمایا کہ اب اس پر سوار ہو جاؤ۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ مَیں سوار ہو گیا اور مَیں نے دیکھا کہ وہ اتنا تیز ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری سے بھی آگے بڑھنے لگا، جس پر مجھے اُسے روکنا پڑا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تم نے نکاح کر لیا ہے مَیں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو تم اپنے گھر پہنچنے والے ہی ہو جب پہنچو تو عقلمندی سے، احتیاط سے کام لینا۔ گھر میں حسن سلوک ہونا چاہیے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم اپنا یہ اونٹ مجھے بیچو گے؟ میں نے کہا جی ہاں تو آپ نے وہ مجھ سے ایک اوقیہ چاندی پر خرید لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے مدینہ پہنچے اور مَیں اگلی صبح کو پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا: اپنا اونٹ چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو چنانچہ میں اندر گیا اور نماز پڑھی۔ حضرت بلال سے آپ نے فرمایا اسے ایک اوقیہ تول کر چاندی دے دو۔ حضرت بلال نے تول میں ترازو کو جھکا یا یعنی تھوڑا سا زیادہ دیا اس سے۔ پھر مَیں پیٹھ موڑ کر چلا گیا۔ آپ نے فرمایا جابر کو میرے پاس آنے کے لئے بلاؤ۔ فرمایا اپنا اونٹ لے لو اور اس کی قیمت بھی تمہاری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیئے گئے اس تحفے میں اتنی برکت پڑی کہ اونٹ حضرت عمر کے زمانے تک زندہ رہا۔

آپ کے نمونہ آپ کی تربیت اور آپ کی قوت قدسی کا اثر تھا جو سب صحابہ پہ تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی یہ اثر تھا اور اسی وجہ سے آپ نے بغیر کسی تنگی کے خوف سے اپنا مال آپ کے سپرد کر دیا۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کے پاس تشریف لائے اور آپ کچھ متفکر تھے۔ حضرت خدیجہ نے آپ سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا کہ زمانہ قحط کا ہے مجھے تم سے شرم آتی ہے کہ اگر مَیں نے مال خرچ کیا تو تمہارا مال ختم ہو جائے گا اور اگر مَیں خرچ نہ کروں تو مَیں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ حضرت ابو بکر بیان کرتے ہیں کہ خدیجہ نے دینار نکالے اور ان کا ڈھیر لگا دیا یہاں تک کہ مال کی کثرت کی وجہ سے مَیں یہ نہیں دیکھ پا رہا تھا کہ میرے سامنے کون بیٹھا ہے۔ پھر حضرت خدیجہ نے کہا تم گواہ رہو یہ سارا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر وہ چاہیں تو اسے خرچ کر دیں اور اگر چاہیں تو اسے اپنے پاس رکھ لیں۔ انہوں نے دے دیا آپؐ کی فکر دور کرنے کے لئے کہ ٹھیک ہے آپ خرچ کریں۔

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور کچھ مانگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔ تم میرے نام سے چیزیں خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو مَیں قیمت ادا کردوں گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس کو پہلے دے چکے ہیں اور جو آپ کی طاقت میں نہیں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی بات ناپسند فرمائی۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خرچ کریں اور خدائے ذوالعرش کی طرف سے فقر سے نہ ڈریں۔ انصاری کی اس بات پر آپؐ نے تبسّم فرمایا اور خوشی آپؐ کے چہرے سے ظاہر ہونے لگی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صحابیؓ نے کھجوریں اور ککڑیاں پیش کیں۔ اسی وقت آپؐ کے پاس بحرین سے سونے کے زیورات آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر زیوران کھجوروں اور ککڑیوں کے بدلے میں عطا فرمادیے۔

ایسا شخص جو مقروض فوت ہوجائے اور اس کی ادئیگی کے لیے اس نے مال نہ چھوڑا ہو تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو ارشاد فرماتے کہ تم اپنے بھائی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ آپؐ فرماتے مَیں مسلمانوں کا اُن کے رشتے داروں سے بھی زیادہ قریبی ہوں۔ اس لیے مؤمنوں میں سے جو فوت ہو اور وہ قرضہ چھوڑ جائے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

حضورِ انور نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرض کی ادائیگی کے حوالے سے حضرت بلالؓ کی تفصیلی روایت پیش فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی انداز میں قرض کی ادائیگی کا سامان اپنی جناب سے فرمایا۔ جب تمام قرض ادا ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال! قرض کی ادائیگی کے بعد جو مال بچ گیا ہے اُسے غریبوں پر خرچ کردو۔ وہ رات آپؐ نے مسجد میں گزاری اور گھر تشریف نہ لے گئے۔ اگلے روز پوچھنے پر بلالؓ نے بتایا کہ تمام مال خرچ ہوگیا ہے تو آپؐ نے اللہ کی بڑائی اور حمد بیان کی اور پھر آپؐ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ کو جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑے وہاں تک جاگیر عطا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ گھوڑا دوڑ کر رُک گیا تو زبیرؓ نے اپنا کوڑا اپھینکا جو دُور تک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے وہاں تک زمین دے دو جہاں تک اس کا کوڑا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے گھر میں آکر پوچھا کہ ہمارے گھر میں کیا ہے؟ عائشہؓ نے دو اشرفیاں نکال کردیں کہ یہی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی پر وہ اشرفیاں رکھ لیں اور فرمایا کہ کیا حال ہے اُس نبی کا جو پیچھے دو اشرفیاں چھوڑ جائے اور پھر اُسی وقت وہ اشرفیاں تقسیم فرمادیں۔

حنین کی جنگ میں چھ ہزار یا آٹھ ہزار لونڈیاں اور غلام، چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زائد بھیڑ بکریاں، چار ہزار اوقیہ (چار سَو نوے کلوگرام) چاندی مالِ غنیمت میں حاصل ہوئی۔ آپؐ نے مالِ غنیمت کی تقسیم کا آغاز تالیفِ قلب سے کیا۔ یہ عرب کے بڑے لوگ تھے اور اپنے اپنے قبیلوں میں شرف اور بزرگی کا مقام رکھتے تھے۔ آپؐ نے انہیں مانوس کرنے کے لیے مال عطا فرمایا۔

آپؐ نے اس موقعے پر ابوسفیان اور اُن کے بیٹوں کو اس قدر مال عطا فرمایا کہ ابوسفیان بول اٹھے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کریم ہیں۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ مَیں نے آپؐ سے جنگیں کی ہیں اور آپؐ کیا ہی اچھے جنگجو ہیں اور مَیں نے آپؐ سے صلح کی ہے اور آپؐ کیا ہی اچھی صلح کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے پاس ایک موقعے پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکریاں جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اس قدر نہیں۔ آپؐ نے اسی وقت سب اس کو بخش دیں وہ اسی وقت ایمان لے آیا کہ نبی کے سوا کوئی اس قدر عظیم الشان سخاوت نہیں کرسکتا۔

غزوہ حنین والے دن ایک عورت آئی اور اس نے اشعار پڑھے جن میں آپؐ کے بنوہوازن میں رضاعت کے دنوں کا ذکر تھا۔ آپؐ نے یہ اشعار سن کر بنوہوازن کا سارا مال انہیں واپس کر دیا اور ساتھ ہی انہیں مزید اتنا مال عطا فرمایا کہ جس کی مالیت پانچ لاکھ درہم کے برابر تھی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ان میں کمال درجے کا اعتدال پایا جاتا تھا، اور ہر ایک خُلق اپنے اپنے محل اور موقعے پر ظاہر ہوتا تھا اور ان اخلاقِ فاضلہ میں آپؐ کی سخاوت بھی فی محلہٖ تھی، اور ایثار بھی فی محلہٖ ہی تھا اور کرم بھی فی محلہٖ ہی تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم متوازن ہے اسی طرح آپؐ کا ہر عمل بھی اس کے مطابق متوازن تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے ہر پہلو پر غور کرنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَ ادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔